Regd. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۲ آنے

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
سہ ماہی ۷ روپے
ماہوار ۲½ روپے

یوم:- شنبہ

۹ ذی القعدہ سنہ ۱۳۷۳ ہجری

جلد ۴۳/۸ ۔ ۱۰ وفا ۱۳۳۳ ہش ۔ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۵۴ء ۔ نمبر ۹۸

دریائے ستلج کا رُخ پھیرنے کے بعد پاکستان کی نہروں میں پانی آدھا رہ گیا

موجودہ صورت حال پر غور کرنے کے لئے کابینہ کا ایک اور ہنگامی اجلاس ہوا۔ عوامی لیڈروں کی طرف سے شدید غم و غصہ کا اظہار

کراچی ۹ جولائی۔ ہندوستان نے بھاکڑا ننگل نہر میں پانی پہنچانے کے لئے جب سے دریائے ستلج کا رخ بدلا ہے۔ پاکستانی نہروں میں پانی آدھا رہ گیا ہے آج صبح پاکستانی کابینہ کا ایک اور ہنگامی اجلاس ہوا جس میں دریائے ستلج کا رخ پھیرنے سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اس پر دو گھنٹہ تک غور کیا گیا۔ ہندوستان کی اس کارروائی پر پاکستان کے عوامی لیڈروں اور اخبارات نے شدید غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ بہاولپور کے وزیر اعلیٰ سید حسن محمود نے آج ایک پیغام میں وزیر اعظم مسٹر محمد علی پر زور دیا ہے کہ ہندوستان کو اس یکطرفہ کارروائی سے روکنے کے لئے سلامتی کونسل اور عالمی بنک کی طرف رجوع کرنا چاہیے انہوں نے کہا۔ کہ پانی کا رخ تبدیل کر دینے سے موجودہ فصل خریف کو سخت نقصان پہنچے گا۔ سید حسن محمود نے کہا کہ ہندوستان نے ایک ایسی کارروائی کی ہے جس سے ریاست کے باشندوں کو زبردست تشویش لاحق ہو گئی ہے۔ اور ان میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اس طرح ایک وسیع رقبہ میں کھیتی باڑی کے کام کو سخت نقصان پہنچے گا۔ وزیر اعلیٰ نے ضلع حکام کو ہدایت کی ہے کہ وہ کاشتکاروں کو اطمینان دلاتے رہیں۔ پنجاب پراونشل مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل سید نبیل الرحمٰن نے بھی ہندوستان کی اس کارروائی پر نکتہ چینی کی ہے۔ اور حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں سخت کارروائی کرے۔

جنوب مشرقی ایشیا کی صورت حال پر قابو پانے کیلئے ٹھوس فیصلوں کی ضرورت ہے

(وزیر خارجہ پاکستان)

واشنگٹن ۹ جولائی۔ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا ہے کہ جنوب مشرقی ایشیا کی صورت حال پر قابو پانے کے لئے ٹھوس فیصلوں کی ضرورت ہے آپ نے واشنگٹن میں ایک امریکی اخبار کے نامہ نگار کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ اگر جنوب مشرقی ایشیاء کے باشندوں سے یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ کمیونسٹوں کا مقابلہ کریں۔ تو اس کے لئے کوئی ٹھوس عملی قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ آپ نے کہا کہ اس امر میں کسی کو کوئی شبہ نہیں کہ جنوب مشرقی ایشیاء فوجی اور اقتصادی لحاظ سے کمزور ہے اسلئے وہاں کے حالات پر قابو پانے کے لئے بات چیت کی نہیں بلکہ عمل کی ضرورت ہے۔

چو این لائی کی برطانوی ناظم الامور سے ملاقات

پیکنگ ۹ جولائی۔ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے کل پیکنگ میں برطانوی ناظم الامور سے ملاقات کی۔ برطانوی ناظم الامور نے پچھلے سال اگست میں اپنا عہدہ سنبھالا تھا۔ اس کے بعد سے یہ پہلا موقعہ ہے کہ وزیر اعظم نے ان سے سرکاری طور پر ملاقات کی۔ چین کے نائب وزیر خارجہ بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔

کرنل آرماس گوائٹے مالا کی حکومت کے سربراہ بن گئے

گوائٹے مالا ۹ جولائی۔ گوائٹے مالا کی کامیاب باغی فوج کے لیڈر کرنل آرماس نے گوائٹے مالا کی حکومت چلانے والی کمیٹی کے صدر کا عہدہ سنبھال لیا۔ کرنل آرماس اتفاق رائے سے کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔ سابق حکومت کے سربراہ بھی کمیٹی کے ممبر ہیں

ہوکیڈو سے امریکی فوج ہٹالی جائیگی

ٹوکیو ۹ جولائی۔ مشرق بعید میں امریکی کمانڈر جنرل ہل نے کہا کہ اس سال کے آخر تک جاپان کے شمالی جزیرے ہوکیڈو سے امریکی فوجیں ہٹالی جائیں گی۔ اور ان کی جگہ جاپان کی نئی دفاعی فوج متعین کر دی جائے گی۔

ویٹ منہ اور فرانس میں کئی باتوں پر سمجھوتہ ہو گیا

پیکنگ ۹ جولائی۔ پیکنگ ریڈیو نے خبر دی ہے کہ ہند چینی میں ویٹ منہ اور فرانس کے نمائندوں کے درمیان کئی باتوں پر سمجھوتہ ہو گیا ہے

لبنان کا عرب ملکوں سے مشورہ

قاہرہ ۹ جولائی لبنان کے وزیر اعظم عبداللہ الیافی نے جو آجکل قاہرہ آئے ہوئے ہیں کہا ہے کہ لبنان بیت المقدس پر اسرائیل کے خلاف سلامتی کونسل سے احتجاج کرنے کے لئے دوسرے عرب ملکوں سے مشورہ کر رہا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

لاہور ۹ جولائی (بوقت ۹ بجے شب) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے:۔

"شروع رات میں حضرت میاں صاحب کو نیند اچھی آ گئی۔ اس کے بعد کچھ بے چینی رہی۔ آج عام طبیعت بہتر رہی۔ دل کی حالت بھی تسلی بخش رہی۔ مگر نقرس کی درد میں آج اضافہ ہو گیا ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں"۔

خاکسار۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد

مسٹر غیاث الدین پٹھان کی نئی دہلی کو روانگی

کراچی ۹ جولائی۔ پاکستان کے اقلیتی امور کے وزیر مملکت مسٹر غیاث الدین پٹھان آج تیسرے پہر بذریعہ ہوائی جہاز نئی دہلی روانہ ہو گئے۔ آپ اقلیتوں کے متعلق نہرو لیاقت معاہدہ پر نظر ثانی کیلئے ہندوستان کے اقلیتی امور کے وزیر مسٹر بسواس سے ملاقات کریں گے۔

کراچی ملوں کا کپڑا مشرقی پاکستان بھیجا جائیگا

کراچی ۹ جولائی۔ ٹیکسٹائل کمشنر نے کہا ہے کہ کراچی کے ملوں کے بنے ہوئے کپڑے کی چار ہزار گانٹھیں ہر ماہ مشرقی پاکستان بھیجی جائیں گی اس کے علاوہ بہت سا غیر پاکستانی کپڑا بھی مشرقی پاکستان کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔

کینیڈا کو پاکستان سے اپنی تجارت بڑھانی چاہئے

مانٹریال ۹ جولائی۔ پاکستان ٹریڈ کمیشن کے صدر ڈاکٹر نذیر احمد نے کینیڈا پر زور دیا ہے۔ کہ وہ پاکستان سے اپنی تجارت کو بڑھائے۔

مانٹریال میں انہوں نے کہا کہ اس وقت زیادہ تر یکطرفہ تجارت ہو رہی ہے۔ انہوں نے کینیڈا کے تاجروں پر زور دیا۔ کہ وہ پاکستان سے زیادہ مال منگائیں۔ آپ نے کہا کہ پچھلے سال پاکستان میں روئی کی پندرہ لاکھ گانٹھیں پیدا ہوئیں۔ لیکن کینیڈا نے صرف چند ہزار گانٹھیں خریدیں۔ حالانکہ اکثر اوقات پاکستانی روئی کی قیمت امریکی روئی سے کم ہوتی ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

امام کی اطاعت ضروری ہے

عن ابن عمر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال علی المرء المسلم السمع والطاعۃ فیما احب وکرہ الا ان یؤمر بمعصیۃ فان امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ۔ (صحیح مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلمان کے لئے فرمانبرداری اور طاعت لازم ہے۔ خواہ وہ کسی بات کو پسند کرے یا ناپسند کرے۔ سوائے اس کے کہ کوئی بات خلاف شریعت ہو۔ اگر کسی خلاف شریعت بات کا حکم ہو۔ تو اس کی فرمانبرداری اور اطاعت فرض نہیں ہے۔

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ تحریک جدید میں حصہ لے

فرمایا:۔ "ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لیگا۔ ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں۔ کہ وہ اسلام کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے۔ اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بے کار ہے"

(۱) وہ شخص جس نے تحریک جدید میں شمولیت کی سعادت حاصل نہیں کی ہے۔ وہ اب بھی شامل ہو سکتا ہے۔ اور اپنا وعدہ بھیج کر جلد تر ادا کرے۔ اور وہ جو وعدے کر چکے ہیں۔ مگر ابھی تک وعدہ کی ادائیگی نہیں کی ہے۔ وہ اب جبکہ سال رواں سے ساتواں مہینہ بھی نصف جا چکا۔ خاص توجہ سے دفتر اول کے سال ۲۰ اور دفتر دوم کے سال ۱۰ کا وعدہ پورا کریں۔

(۲) وہ جو دور اول کے انیس سالہ جہاد میں شمولیت کا فخر رکھتے ہیں۔ مگر ان کے ذمہ کچھ بقایا ہے۔ وہ اپنا بقایا جلد تر ادا کر کے اپنا نام فہرست میں لکھوالیں۔ تا ان کو اشاعت فہرست پر اپنا نام اس میں نہ پا کر افسوس اور ندامت نہ ہو۔

(۳) اور بہت ہیں۔ کہ جنہوں نے "وکیل المال تحریک جدید ربوہ" سے دریافت کر کے تصدیق کر لی ہے۔ کہ ان کا نام فہرست میں آگیا ہے۔ مگر تاہم ابھی ایک معتد بہ حصہ ایسے احباب کا ہے جنہوں نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ چاہیئے کہ ایسے دوست بھی دریافت کر لیں۔ تا فہرست کی اشاعت پر کسی غلطی کی بناء پر ان کو بعد میں افسوس نہ ہو۔ قبل اشاعت صحت کرنا اشد ضروری ہے۔ لہٰذا "وکیل المال تحریک جدید ربوہ" سے فوری دریافت فرماویں۔ یا خود مرکز میں تشریف لا کر ملاحظہ فرمائیں۔ (خاکسار وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مولوی عبد اللطیف صاحب ٹھیکیدار بھٹہ ربوہ کے بائیں بازو کی ہڈی شانے سے الگ ہونے کے علاوہ شانے کے قریب سے تین چار جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ جس کے لئے وہ میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ جمعہ کے دن بذریعہ اپریشن جوڑ سیٹ کیا جائیگا۔ اور ٹوٹے ہوئے ٹکڑے جوڑے جائیں گے۔ احباب ان کی صحت کیلئے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔ خاکسار احسان علی ۱۷ میکلوڈ روڈ لاہور۔ (۲) مجھ پر ایک مقدمہ تقریباً ۷ ماہ سے دائر ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے باعزت بری فرمائے۔ نیز میرے والد صاحب (امیر جماعت احمدیہ چکوال ضلع جہلم) اور والدہ صاحبہ دونوں دو ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ خاکسار مرزا بشیر احمد اینڈ سنز منی بکڈپو چکوال ضلع جہلم۔ (۳) محترم خان ضیاء الحق خاں صاحب کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ عبد الرحمن خاں ایجنٹ کوئٹہ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اصلاح نفس کیلئے مجاہدہ کی ضرورت

"تقویٰ حقیقت میں اپنے کامل درجہ پر ایک موت ہے۔ کیونکہ جب نفس کی سارے پہلوؤں سے مخالفت کرے گا۔ تو نفس مر جائے گا۔ اسی لئے کہا گیا ہے۔ موتوا قبل ان تموتوا۔ نفس گھوڑے کی طرح ہوتا ہے۔ اور جو لذت تبتّل اور انقطاع میں ہوتی ہے۔ اس سے بالکل ناآشنا ہوتا ہے جب اس پر موت آجائے گی۔ تو چونکہ خلا محال ہے۔ اس لئے دوسری لذات جو تبتّل اور انقطاع میں ہوتی ہیں۔ شروع ہو جائیں گی۔ یہی وہ بات ہے۔ جس کی ہماری ساری جماعت کو ہر وقت مشق کرنی چاہیئے۔ جیسے بچے جب تختیوں پر بار بار لکھتے ہیں۔ تو آخر خوش نویس ہو جاتے ہیں۔ والذین جاھدوا فینا میں مجاہدہ سے مراد یہی مشق ہے۔ کہ ایک طرف دعا کرتا رہے۔ دوسری طرف کامل تدبیر کرے۔ آخر اللہ تعالیٰ کا فضل آجاتا ہے۔ اور نفس کا جوش و خروش دب جاتا۔ اور ٹھنڈا ہو جاتا ہے، اور ایسی حالت ہو جاتی ہے، جیسے آگ پر پانی ڈال دیا جائے" (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء)

ریویو!

پارہ السموسیقول مترجم مع فوائد تفسیریہ

۱۹۳۷ء میں سلسلہ کے ایک عالم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی لیکچرار دینیات تعلیم الاسلام کالج لاہور نے مکمل قرآن کریم کا ترجمہ کیا تھا۔ اور ساتھ ہی تفسیری معلومات بھی درج کی تھیں۔ یہ ترجمہ اور تفسیری نوٹ اسی زمانہ میں شائع ہو گئے تھے۔ جو بفضلہ تعالےٰ جماعت احمدیہ کے علاوہ دوسروں میں بھی مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔

اب دار التجلید لاہور نے جناب حافظ عبد الجلیل خاں صاحب شاہجہان پوری میڈیکل پریکٹیشنر اندرون موچی دروازہ لاہور کے زیر اہتمام یہ ترجمہ اور تفسیری نوٹ علیحدہ علیحدہ پاروں کی شکل میں شائع کرنا شروع کئے ہیں۔ اب تک پہلا اور دوسرا سیپارہ شائع ہوا ہے۔ ترجمہ تحت اللفظ ہے۔ تا کہ ان لوگوں کو جو ابتداء سے ترجمہ سیکھنا چاہتے ہیں۔ کوئی دقت پیش نہ آئے۔ لیکن الفاظ کے ترجمہ میں معانی کی وسعت بھی کسی حد تک مد نظر رکھی گئی ہے، بعض حوالہ جات احادیث و تاریخ و لغت بھی زائد کر دیئے گئے ہیں۔ احباب کو کثرت سے ان سپاروں کے خریدنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے، ہدیہ فی کاپی ۶؍ ہے۔ احباب دار التجلید اردو بازار لاہور و لم ا ملکانی محل فریرروڈ پوسٹ بکس نمبر ۲۱۵ کراچی نمبر ۳ کے علاوہ حافظ عبد الجلیل صاحب شاہجہان پوری میڈیکل پریکٹیشنر اندرون موچی گیٹ لاہور سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

ضروری اعلان

الفرقان کی رعایتی قیمت کا جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اس کا عرصہ اور تعداد ختم ہو چکی ہے۔ احباب پر واضح رہے۔ کہ الفرقان کا سالانہ چندہ پانچ روپے ہے (منیجر الفرقان ربوہ)

ولادت

مورخہ ۲۹ رجون ۱۹۵۳ء کو اللہ تعالیٰ نے مجھے پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے، احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ بچی کو خوش نصیب وصالحہ زندگی و درازیٔ عمر بخشے۔ اور خادمہ دین ہو۔ خاکسار منور احمد سلیم دفتر انجم...

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۱۰ وفا ۱۳۳۳ ہش

معاندانہ اقدام

۸ جولائی کو بھارت کے وزیراعظم پنڈت نہرو نے دریائے ستلج کا پانی بھاکڑا نہر میں کھولنے کی رسم افتتاح ادا کی۔ بھارت نے یہ اقدام پاکستان کے سخت احتجاج کے علی الرغم کیا ہے۔ اور جیسا کہ بھارت کے وزیراعظم کی افتتاحی تقریر سے ثابت ہوتا ہے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کیا ہے۔ جس سے وہ اس وقت تک پانی کھولنے کا مجاز نہ تھا۔ جب تک یہ معاملہ عالمی بنک میں طے نہ ہو جاتا۔

پہلے بھی اور اپنی افتتاحی تقریر میں بھی انہوں نے ایسا کرنے کے لئے یہی عذر پیش کیا ہے کہ پاکستان نے عالمی بنک کے فیصلہ کو منظور نہیں کیا۔ لیکن عالمی بنک کے اعلان پر کہ ابھی یہ معاملہ طے نہیں ہوا پنڈت جی نے اپنی تقریر کو کھوکھلا بنانے کے لئے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ بھارت اپنے معاونوں کے پیش نظر بات چیت کے طے ہونے کا انتظار نہیں کر سکتا ظاہر ہے۔ کہ بھارت ہر طرح یہ کام کرنے پر آمادہ تھا۔ اور تقریر میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ محض رسمی طور پر کہا گیا ہے۔

پنڈت جی نے اپنی تقریر میں یہ بھی فرمایا ہے کہ

بھارت کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ پاکستان کو پانی کی سپلائی روک دے۔

اس دعوے حق کے ساتھ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ

"نہری پانی کے تنازعہ کا حل قانون بازی سے نہیں نکالا جا سکتا"

پھر پنڈت جی نے اپنی تقریر میں یہ بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ

یہ ٹھیک ہے کہ ستلج کے پانی کے بغیر پنجاب کا کام نہیں چل سکتا۔

اور ہم بھی پاکستان کو نقصان پہنچانا نہیں چاہتے۔ اس لئے ہم نے مغربی پنجاب کو موقعہ دیا تھا۔ کہ وہ اطمینان کے ساتھ کوئی دوسرا بندوبست دریافت کرے۔

ان باتوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بھارت دراصل اس معاملہ میں ضد اور زبردستی سے کام لے رہا ہے۔ اور پاکستان کو دیدہ دانستہ نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ بھارت ستلج کے تمام پانی کو اپنا حق بھی سمجھتا ہے۔ اور قانون بازی سے بھی خائف ہے۔ اس کا مطلب تو صرف یہ ہے کہ خواہ قانوناً حق ہے یا نہیں۔ لیکن چونکہ ہم زبردستی ایسا کر سکتے۔ اس لئے ہمیں کوئی نہیں روک سکتا ہم پاکستان کو مجبور کر سکتے ہیں۔ کہ وہ پانی کے لئے ستلج کے علاوہ کوئی اور طریقہ نکال لے۔ خواہ اس پانی میں اس کا حق بھی ہو ہم نہیں دینگے۔ اور خواہ پاکستان کوئی دوسرا طریقہ نکال سکتا ہو۔ یا نہ نکال سکتا ہو۔

پنڈت جی نے اپنی تقریر کے شروع میں فرمایا ہے۔

"اگر دونوں ملک آپس میں مل بیٹھ کر اس جھگڑے کا تصفیہ کرنا چاہیں۔ تو یہ مسئلہ بہت آسانی سے طے ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ۱۹۴۸ء میں دونوں ملکوں کے درمیان جو اس سلسلہ میں سمجھوتہ ہوا تھا۔ وہ اسی طریقہ پر ہوا تھا۔"

یہ سمجھوتہ بھی جس کا پنڈت جی نے ذکر فرمایا ہے۔ بھارت کی حقیقی نیت سے پردہ اٹھاتا ہے۔ عین اس وقت جبکہ پاکستان کے اس علاقہ کو پانی کی سخت ضرورت تھی۔ بھارت کے انجینئروں نے پاکستان کی نہروں کا پانی بند کر دیا تھا۔ اور اسی دباؤ کے ماتحت یہ سمجھوتہ کرنے پر اسے مجبور کیا گیا تھا۔ چونکہ ایسا سمجھوتہ جو دباؤ سے کیا جائے کسی قانون میں کوئی بنیاد نہیں رکھتا اس لئے قانون بازی کو اس معاملہ سے الگ رکھنے کا طریق بھارت کے نزدیک بہترین طریق ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ بھاکڑا نہر میں ستلج کا پانی ڈالنے کی رسم اپنے زور و شور کے ساتھ اسی لئے ادا کی گئی ہے کہ جس دباؤ کے ماتحت ۱۹۴۸ء میں سمجھوتہ کیا گیا تھا۔ پھر اسی دباؤ کے ماتحت پاکستان کو بعض دوسری ناجائز باتیں ماننے پر مجبور کیا جائے اور کچھ بات کے لئے پاکستان کو ستلج کا تھوڑا سا پانی دینے کے عوض مزید ناجائز فوائد حاصل کئے جائیں۔

اصل بات یہ ہے کہ جس طرح بھارت کشمیر جوناگڑھ وغیرہ متروکہ جائداد وغیرہ متروکہ جائداد سٹرلنگ اور پاکستانی حصہ رسدی سامان کے متعلق اپنی پوزیشن سے فائدہ اٹھا رہا ہے اسی طرح وہ نہری پانی کے متعلق بھی اپنی پوزیشن سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ قانوناً اور انصافاً بھارت کو کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ کہ وہ ستلج کے اس پانی میں کمی کرے۔ جو تقسیم سے پہلے مغربی پنجاب کو اس سے ملتا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ عالمی عدالت سے اس کا فیصلہ نہیں کرانا چاہتا۔ اور ابھی عالمی بنک میں معاملہ طے نہیں ہوا اس نے ایسا اقدام کیا ہے جس سے پاکستان کا ایک نہایت زرخیز علاقہ جس پر لاکھوں پاکستانیوں کی زندگی کا دارومدار ہے بنجر ہو کر رہ جائے گا۔ اس لئے پاکستان اس کو بھارت کا ایک سخت معاندانہ اقدام سمجھنے پر مجبور ہے۔

یہ لوگ

دنیا کی نظر میں تو خطا کار کھڑے ہیں
حق بات کے کہنے میں یہ بیباک بڑے ہیں

ہٹ جانا ضروری تھا جہاں سے یہ گئے ہٹ
اور اڑنا پڑا ان کو جہاں خوب اڑے ہیں

ٹکرا کے پلٹ جاتے ہیں طوفاں کے تھپیڑے
مانند چٹانوں کے قدم ان کے گڑے ہیں

ہر رات کو رو رو کے گذاری ہے انہوں نے
ہر روز یہ آشوب زمانہ سے لڑے ہیں

سیکھے گا جہاں ان سے سبق مہر و وفا کا
غم کھا کے ستم سہ کے بھی سجدوں میں پڑے ہیں

یہ لوگ عجب لوگ ہیں ناہید جہاں میں
افلاک نشیں کچھ تہ افلاک کھڑے ہیں

عبدالمنان ناہید

درخواست ہائے دعا

(۱) عزیزم سید رشید عالم صاحب طالب علم ایم۔ ایس۔ سی (فائنل) آج صبح درخت سے گر پڑے اور ٹخنوں کے اوپر سے دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں۔ اس وقت میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں۔ سپرنٹنڈنٹ فضل عمر ہوسٹل لاہور (۲) میرا لڑکا لطیف احمد بعارضہ درد گردہ بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد صدیق کاتب لاہور (۳) مکرم ملک محمد ظہور الدین صاحب دھرمکوٹی کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (۴) سلطان احمد صاحب کا بچہ ٹائیفائڈ بیمار ہے اس کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے (۵) خاکسار آجکل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس عاجز کی پریشانیاں دور فرمائے۔ خاکسار ملک اقبال احمد خان ایازجا کے ضلع سیالکوٹ (۶) میرے عزیز دوست عبدالمنان صاحب بوجہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔ عباس احمد تراب فارم (۷) برادرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب لیہ کا بچہ ایک عرصہ سے بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ ناصر احمد ارشد (۸) میری اہلیہ کو لیڈی ایچی سن ہسپتال میں کافی صحت ہو گئی تھی مگر جلد بازی سے ڈسچارج کرا لی گئی۔ اب دوبارہ درد اپنے پہلے سٹیج پر پہنچ گیا تھا۔ اور ہسپتال والوں کی مہربانی سے مریضہ کو دوبارہ داخل کرایا جا رہا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ قمرالدین مولوی فاضل ربوہ

کیا کمیونزم اور مغرب کا جمہوری نظام پُرامن طور پر ایک ساتھ زندہ رہ سکتے ہیں؟

آجکل یہ سوال کہ آیا کمیونزم اور مغرب کا جمہوری نظام ایک ساتھ زندہ رہ سکتے ہیں یا نہیں۔ ہر ایک کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اس بارے میں مغربی طاقتوں میں سے علی الخصوص برطانیہ کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ ایسا ہونا عین ممکنات میں سے ہے۔ اور اگر اس مقصد کے پیش نظر معاملات کو افہام و تفہیم کے ذریعہ سلجھانے کی کوشش کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ مغربی طاقتیں اس مقصد میں کامیاب نہ ہوں برخلاف اس کے امریکہ کے نزدیک خود کمیونسٹوں کی مخصوص روش کے باعث اس میں کامیابی حاصل کرنا آسان نہیں ہے۔ دونوں میں سے کس کا نقطۂ نظر درست ہے؟ اس کو واضح کرنے کے لئے ہم ذیل میں "سٹیٹسمین" کے ایک حالیہ مضمون کا ترجمہ شائع کرتے ہیں۔ جس میں مضمون نگار نے خود کمیونسٹ لیڈروں کے بیانات اور ان کی تصانیف سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ کمیونسٹ اس نہج پر کبھی سوچ ہی نہیں سکتے۔ کہ وہ غیر کمیونسٹ ممالک کے ساتھ زیادہ لمبے عرصہ تک پُرامن طور پر زندہ رہ سکتے ہیں۔ ان کے نزدیک دونوں میں سے کسی ایک کا دوسرے پر غالب آنا لازمی ہے۔ درمیانی حالت جس میں کمیونسٹ اور غیر کمیونسٹ ممالک امن سے زندگی بسر کر سکیں۔ محض عارضی ہوگی۔ آخر میں مضمون نگار نے عالمی جنگ کے امکان کو روکنے اور ان حالات سے عہدہ برآ ہونے کے طریق پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ (مسعود احمد)

"پُرامن طور پر زندہ رہ سکنے" کا تذکرہ آج کل بہت زیادہ اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ موجودہ پُرآشوب دور میں اس قسم کے اذکار کی خوشگوار آویزی اور طمانیت بخش اثرات اپنے اندر ایک خاص کشش رکھتے ہیں۔ اور جو اکثر و بیشتر کے نزدیک گھٹا ٹوپ تاریکی میں امید کی کرن سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ امن کے خواہاں حضرات بالعموم یہی کہتے سنائی دیتے ہیں کہ "تمام اقوام کو پُرامن طور پر ایک ساتھ کیوں نہ زندہ رہنے دیا جائے؟ آخر اس میں قباحت ہی کیا ہے؟ یقیناً اگر سب اقوام اسے اپنا مطمح نظر بنا لیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اس میں کامیابی نہ ہو وغیرہ وغیرہ" اسے خوش قسمتی کہیئے یا بدقسمتی آجکل کی دنیا میں یہ امر اتنا آسان نہیں ہے۔ جتنا کہ ظاہر میں نظر آتا ہے۔ سب سے بڑی بات تو یہی ہے کہ جب ہم "ایک ساتھ زندہ رہ سکنے" کا جملہ زبان پر لاتے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ نہ صرف ہمیں دوسروں کے ساتھ پُرامن طور پر زندہ رہنا ہے۔ بلکہ دوسروں کے لئے بھی یہ ضروری ہے۔ کہ وہ ہمیں اپنے ہمعصر کے طور پر امن سے زندگی بسر کرنے دیں۔ محض ہمارا اپنے طور پر نیک خواہشات رکھنا کام نہیں آسکتا۔ ضروری ہے کہ ہماری نیک خواہشات کے مقابلہ میں دوسری طرف بھی اسی طرح کی نیک خواہشات کارفرما ہوں۔ پُرامن ماحول میں زندگی بسر کرنے کے ہم کتنے ہی خواہشمند کیوں نہ ہوں۔ لیکن اگر دوسری جانب ایسی ہی خواہش موجود نہیں ہے۔ تو اس میں کامیابی کا امکان بہت کم رہ جاتا ہے۔

"Demosthenes" نامی مشہور یونانی خطیب بہت عرصہ قبل ہی اس حقیقت کو پا گیا تھا۔ اس کا مقولہ ہے ــــ "ایک شخص کے لئے ہر قسم کے خطرات سے بچنا ممکن ہے۔ لیکن وہ ان لوگوں کے شر سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ جو اس کے زندہ رہنے کے حق کو تسلیم کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔"

سٹالن نے "باہم پُرامن طور پر زندہ رہنے" کا تذکرہ پہلے پہل غالباً بعض غیر ملکی باشندوں کے ساتھ کسی ایک ملاقات میں کیا تھا۔ اس ملاقات میں اس نے جو کچھ کہا۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس کے نزدیک کمیونسٹوں اور غیر کمیونسٹوں کا باہم پُرامن طور پر زندہ رہ سکنا عارضی طور پر تو ممکن ہے لیکن مستقل بنیادوں پر نہیں۔ اس نے کہا تھا ــــ "ایسے معاہدات کی کچھ نہ کچھ حدود ہونی چاہئیں۔ سو یہ حدود اسی صورت میں متعین ہو سکتی ہیں۔ کہ دونوں متحارب و متخاصم نظاموں کی متضاد نوعیت اور مخصوص روش کو ملحوظ رکھا جائے۔ اندریں حالات اگر ان حدود کی پوری پوری پابندی کی جائے۔ تو صرف اور صرف ان حدود میں رہتے ہوئے ہی باہم پرامن رہنے کا معاہدہ ممکن ہو سکتا ہے۔"

بنیادی عقیدہ

کمیونسٹوں کا بنیادی عقیدہ جو ان کے تمام فکر و عمل کے حق میں اساس کی حیثیت رکھتا ہے اب بھی وہی ہے جسے لینن اپنی تقریروں اور تحریروں میں محفوظ کر گیا ہے۔ چنانچہ زیر بحث موضوع کے بارہ میں اس نے جو کچھ لکھا ہے۔ اسے خلاصۃً "خود اسی" کے حسب ذیل الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے:۔

"ہم محض ایک مملکت میں ہی نہیں رہ رہے بلکہ مملکتوں اور حکومتوں کا ایک خاص نظام ہے۔ جو ہمارے گرد پھیلا ہوا ہے۔ سوویٹ ری پبلک اور شہنشاہیت سے تعلق رکھنے والے ممالک کا لمبے عرصہ تک باہم ایک ساتھ زندہ رہنا ایک ایسی بات ہے جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ بالآخر ان میں سے کسی ایک کا دوسرے پر غالب آنا اور فتحیاب ہونا ضروری ہے۔ قبل اس کے کہ وہ فیصلہ کن مرحلہ پیش آئے یہ امر ناگزیر ہے کہ سوویٹ روس اور سرمایہ دار طاقتوں کے درمیان تصادم کا سلسلہ جاری رہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اگر پرولٹاری نظام ایک بااختیار قوت کے طور پر زندہ رہنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ فوجی تنظیم کے ذریعہ اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کرے۔"

بالفاظ دیگر ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ لینن کے نزدیک اس کے سوا چارہ نہیں کہ روس اور مغربی طاقتوں کے درمیان مسلسل تصادم ہوتا رہے۔ اور یہ صورت حال اس وقت تک جاری رہنی چاہیئے۔ جب تک کہ تمام دنیا پر کمیونسٹوں کا پورا پورا غلبہ اور تسلط نہ ہو جائے ـــ اس کے بالمقابل کمیونسٹوں کے مخصوص طریق کار اور عمل و کردار کی نئی نئی توجیہات پیش کرنے والے اور مسائل کو حل کرنے میں کمیونسٹوں کے نقطۂ نظر کی حمایت کرنے والے حضرات نے استدلال کا اب ایک نیا طریق اختیار کیا ہے۔ وہ ہمیں یہ یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ بنیادی مسائل کے بارے میں لینن سٹالن اور ماؤزے تونگ کے نظریات کو چنداں اہم نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ ان کے نزدیک کمیونزم کے موجودہ داعی پرانے لیڈروں کے اس قسم کے نظریات کو اب خود کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ یہ سراسر خلاف واقعہ ہے۔ ہر وہ شخص جو اس امر کا گہری نظر سے مطالعہ کرتا رہا ہے۔ کہ روس کے موجودہ حکمران اور چین کے سربرآوردہ لیڈر اپنی تقریروں میں لینن اور سٹالن کے نظریات کا کس درجہ عزت و احترام سے ذکر کرنے کے عادی ہیں۔ وہ اس قسم کی دلیل بازی کو انتہا درجہ کی ابلہ فریبی پر محمول کرے گا۔ اس میں قطعاً شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ لینن اور سٹالن جیسے عظیم کمیونسٹ لیڈر جن چیزوں کو حقائق کے طور پر پیش کر گئے ہیں ان سے نہ صرف آجکل کے کمیونسٹ لیڈر ہی متاثر ہوتے ہیں۔ بلکہ کمیونسٹ عوام کی ایک بھاری اکثریت بھی ان کا اثر قبول کئے بغیر نہیں رہتی۔ ان کا روزمرہ کا "مطالعہ کتب" اکثر و بیشتر انہی لیڈروں کی تصانیف پر مشتمل ہوتا ہے۔ جہاں تک عام پالیسی اور طرز عمل کا تعلق ہے۔ مارکسزم، لینن ازم اور سٹالن ازم کو اسی طرح مشعل راہ کی حیثیت حاصل ہے۔ جس طرح کہ پہلے تھی۔

سٹالن کے بعد

حقیقت یہ ہے کہ سٹالن دوسری اقوام کے ساتھ پُرامن طور پر باہم زندہ رہنے کا بہت کم قائل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اپنی وفات سے تھوڑا عرصہ قبل ہی اس نے جو آخری تحریر کی اس میں بھی اس نے ان ممالک کی کمیونسٹ پارٹیوں کو امداد و اعانت کا یقین دلایا۔ جو کمیونسٹوں کے اپنے زیر اقتدار نہیں ہیں۔ سٹالن کی وفات پر ایک سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ لیکن تاحال عام پالیسی میں کسی قسم کی تبدیلی رونما نہیں ہوئی ہے۔ اور اس بارے میں جو توقعات پیدا ہوئی تھیں وہ خاک میں ملتی دکھائی دے رہی ہیں۔ صاف نظر آ رہا ہے کہ سٹالن کے جانشین خود اسی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حقیقی امن اور دوستی کے خواہاں نہیں ہیں۔ بظاہر وہ اپنے آپ کو سٹالن کی نسبت زیادہ نرم رو اور امن پسند ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن مقاصد کے اعتبار سے ان میں اور ان کے پیشرو میں سرمو فرق نہیں ہے۔ تخفیف اسلحہ سے متعلق لنڈن کے حالیہ مذاکرات کی ناکامی اس امر کو واضح کرنے کے لئے کافی ہے کہ کمیونسٹوں کے فکر کی نہج کیا ہے۔ اور ان کا دماغ کس جہت میں کام کر رہا ہے۔ ان مذاکرات میں کمیونسٹ

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

اسلام میں مسئلۂ زکوٰۃ کی اہمیت

زکوٰۃ اسلام کا ایک رکن ہے

عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ مسئلہ زکوٰۃ کی اہمیت کما حقہ محسوس نہیں کی جاتی۔ اور اس وجہ سے اس کی ادائیگی کا بھی پوری طرح خیال نہیں رکھا جاتا۔ حالانکہ زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے ایک بڑا رکن ہے۔ اور جس طرح دیگر ارکان میں سے کسی ایک کا تارک مجرم اور گنہگار ہے۔ اسی طرح ایسا شخص جس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ مگر وہ ادا نہیں کرتا۔ خدا کے نزدیک سخت مجرم اور گنہگار ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ بنی الاسلام علی خمسٍ شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان (بخاری کتاب الایمان) یعنے اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ اول لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار۔ دوم نماز سوم زکوٰۃ۔ چہارم بیت اللہ کا حج۔ پنجم ماہ رمضان کے روزے۔ اسلام جہاں حقوق اللہ یعنے خدا تعالےٰ کی عبادت کو ہماری روحانی ترقی کے لئے ضروری قرار دیتا ہے۔ وہاں حقوق العباد یعنی بنی نوع انسان کے جو حقوق ہمارے ذمے عائد ہوتے ہیں۔ ان کی ادائیگی پر بھی زور دیتا ہے۔ اور زکوٰۃ حقوق اللہ میں شامل ہونے کے علاوہ حقوق العباد کا ایک نہایت اہم جزو ہے۔ پس اس کی اہمیت کو نظر انداز کرنا عند اللہ بہت بڑا جرم ہے۔

زکوٰۃ سے مال بڑھتا اور پاک ہوتا ہے

زکوٰۃ کے معنے بڑھنے اور پاکیزگی کے ہیں۔ اور زکوٰۃ کو زکوٰۃ اسلئے کہتے ہیں۔ کہ اس سے مال بڑھتا اور پاک ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ ما اٰتیتم من زکوٰۃٍ تریدون وجہ اللہ فاولٰئک ہم المضعفون (سورہ روم ع ۴) یعنے جو زکوٰۃ بھی تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے دو۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ اپنے مالوں کو کم نہیں کرتے۔ بلکہ بڑھاتے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان اللہ لم یفرض الزکوٰۃ الا لیطیب ما بقی من اموالکم (مشکوٰۃ) یعنے اللہ تعالےٰ نے زکوٰۃ صرف اسلئے فرض کی ہے۔ کہ تمہارے ان مالوں کو جن سے تم زکوٰۃ ادا کر چکے ہو پاکیزہ کرے۔

زکوٰۃ سے تزکیہ نفس ہوتا ہے

زکوٰۃ کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔ خذ من اموالہم صدقۃ تطہرہم وتزکیہم بہا (سورۃ توبہ ع ۱۲) یعنے اے رسول تو مومنوں سے ان کے اموال کی زکوٰۃ لے کر اس سے ان کے نفوس کی تطہیر اور تزکیہ کر۔

دراصل جب ایک انسان دیگر بنی نوع انسان کے جذبہ ہمدردی کے ماتحت اپنے عزیز مال کا ایک حصہ دیتا ہے۔ تو اس سے اسے پاکیزہ اور حلال وطیب مال کے حصول کی طرف توجہ ہوتی ہے کیونکہ ایک نیکی کرنے سے دوسری نیکی کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ اس کے علاوہ انسان بخل جیسی ناپاکی سے بھی محفوظ ہوتا ہے۔ پس زکوٰۃ جہاں مال کی ترقی اور اس کے پاک کرنے کا موجب ہے وہاں زکوٰۃ دینے والے کے نفس کی پاکیزگی کا باعث بھی ہے۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنے میں دنیوی و اخروی نقصان

جس بانصاب مال سے زکوٰۃ ادا نہ کی جائے اس میں خیر و برکت نہیں رہتی۔ بلکہ وہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اور صاحب مال کے لئے دنیا و آخرت میں عذاب کا موجب بن جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ ان اللہ لا یحب من کان مختالاً فخوراً الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل ویکتمون ما اٰتاہم اللہ من فضلہ واعتدنا للکافرین عذاباً الیماً (سورۃ نساء ع ۵) یعنے اللہ تعالےٰ تکبر کرنے والے اور اترانے والے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو خود بھی بخل کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی بخل کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے انہیں جو مال دیا ہوتا ہے۔ اسے دوسرے لوگوں سے چھپا کر رکھتے ہیں (ایسے لوگ درحقیقت کافر نعمت ہوتے ہیں) اور ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔

سورۃ آل عمران ع ۱۸ میں فرمایا۔ ولا یحسبن الذین یبخلون بما اٰتاہم اللہ من فضلہ ہو خیراً لہم بل ہو شرٌ لہم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ۔ یعنی جو لوگ خدا تعالےٰ کے دیئے ہوئے اس مال سے جو محض فضل کے طور پر انہیں دیا گیا ہے۔ دینے میں بخل کرتے ہیں۔ وہ اپنے حق میں اس کو بہتری کا موجب نہ سمجھ لیں۔ وہ ان کے لئے بہتری کا نہیں۔ بلکہ شر کا موجب ہے۔ جس مال کے دینے میں انہوں نے بخل کیا ہوگا۔ اسے طوق کی صورت میں قیامت کے روز ان کی گردنوں میں ڈالا جائے گا۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ بخل کی وجہ سے زکوٰۃ نہیں دیتے۔ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ ایسا کرنا ان کے لئے بہتری کا موجب ہوگا۔ وہ اس خیال میں سخت غلطی پر ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان کا مال دنیا میں بھی ان کے لئے شر یعنی دکھ اور مصیبت کا موجب بنتا ہے۔ اور آخرت میں بھی عذاب کا باعث ہوگا پھر سورہ توبہ ع ۵ میں فرمایا۔ والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم۔ یوم یحمیٰ علیہا فی نار جہنم فتکویٰ بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم ہذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون۔ یعنی جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں۔ اور ان کو اللہ تعالےٰ کے رستے میں خرچ نہیں کرتے انہیں بتا دو۔ کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ یاد کرو اس دن کو جب اس مال کو گرم کر کے اس سے ان کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغ دیا جائے گا۔ اور انہیں کہا جائے گا کہ یہی وہ مال ہے۔ جسے تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا۔ اب اس کا مزا چکھو۔

اسی طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ما خالطت الزکوٰۃ مالاً قط الا اہلکتہ (مشکوٰۃ) یعنی جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو۔ مگر ادا نہ کی جائے۔ زکوٰۃ کا حصہ اس میں ملا رہے۔ تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کر دے گا

پس جو لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ زکوٰۃ ادا کرنے سے ان کے مال کم ہو جائیں گے۔ یا یہ کہ نہ ادا کرنے سے ان کے مال بڑھ جائیں گے۔ انہیں خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ محض ان کے نفس کا دھوکا اور شیطانی وسوسہ ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ الشیطان یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرۃً منہ وفضلاً واللہ واسع علیم۔ (سورہ بقرہ ع ۳۷) یعنی فقر کے خوف سے زکوٰۃ دینے سے رکنا شیطانی خیال اور انتہائی بخل ہے اور زکوٰۃ دینا اللہ کی مغفرت اور فضل کا موجب ہے۔ اس آیت کریمہ میں زکوٰۃ نہ دینے کا نام فحشاء (یعنی بڑا گناہ) رکھا گیا ہے۔

زکوٰۃ تمدنی مشکلات کا حل ہے

بعض لوگ زکوٰۃ کو چٹی خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ ہماری تمدنی مشکلات کا حل ہے۔ جو خود خدائے تعالےٰ نے ہماری بہتری کے لئے تجویز فرمایا ہے۔ زکوٰۃ سوسائٹی کے اس طبقے کی طرف سے جسے اللہ تعالےٰ نے امیر اور صاحب ثروت بنایا ہے اپنے ان بھائیوں کی جو غریب اور محتاج ہیں امداد ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ توخذ من اغنیاءہم وترد علی فقراءہم (ترمذی ابواب الزکوٰۃ) یعنی زکوٰۃ امراء سے لے کر غرباء کو دی جائے۔ پس یہ کس قدر ناشکری کا مقام ہوگا اگر ہم اس طریق سے اپنے بیکس اور محتاج بھائیوں کی امداد نہ کریں۔

زکوٰۃ کی تاکید از حضرت اقدس مسیح موعودؑ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"زکوٰۃ کیا ہے؟ توخذ من الامراء وترد الی الفقراء امراء سے کر فقراء کو دی جاتی ہے۔ اس میں اعلےٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی تھی۔ اس طرح سے باہم گرم سرد ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں امراء پر فرض ہے کہ وہ ادا کریں۔ اگر نہ بھی فرض ہوتی۔ تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا تھا کہ غرباء کی مدد کی جائے"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۶۳)

زکوٰۃ امام وقت کے حکم سے تقسیم ہونی چاہیئے

بعض احباب اپنے طور پر زکوٰۃ کا روپیہ غرباء میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ طریق درست نہیں ہماری جماعت خدا تعالےٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت ہے اور حضور علیہ السلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے زکوٰۃ جمع کرنے کے لئے ایک قومی بیت المال قائم کیا ہوا ہے۔ پس کسی احمدی کا یہ حق نہیں کہ وہ بطور خود زکوٰۃ کا روپیہ تقسیم کرے بلکہ ضروری ہے کہ زکوٰۃ کا روپیہ امام وقت کے ذریعہ تقسیم ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسبارے میں حسب ذیل ارشاد ہے:۔ "عزیزو یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئیگا چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ (قادیان میں) اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۷۱)

لاہور میں دوکانداروں کی دوکانیں بند کرنے پر مجبور کیا گیا۔ قانون پسند شہری اپنی جان کے ڈر سے لرزنے لگے

قانون شکنی سے پہلے ایک چیز احتیاطی تدبیر بھی ہے جس کو یاد رکھنا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے لئے اہم چیز ہے

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۴) کیا فائرنگ میں کمی کا فیصلہ ہوا اور اگر ہوا۔ تو اس کا کیا اثر پڑا۔

(۵) کیا فوجی دستوں کے ساتھ کوئی مناسب رابطہ تھا۔ اور آیا فوج نے کارروائی کرنے پر عدم رضامندی کا اظہار کیا۔

(۶) کیا مارشل لاء کے بغیر حالات پر قابو پایا جا سکتا تھا؟

تحقیقات کے دوران میں ہم نے بہت سے سول افسروں سے پوچھ کیا۔ کہ ہماری رائے میں لیڈروں کو گرفتار کرنے کے بعد انہیں سب سے پہلے یہ خیال آنا چاہیئے تھا۔ کہ امتناعی احکام جاری کئے جائیں۔ لیکن چونکہ ۲۸ فروری ۱۹۵۳ء کو بیرون دہلی دروازہ پانچ چھ ہزار افراد جمع ہوئے اور وہ جلوس کی شکل میں حکومت پولیس اور احمدیوں کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے سیکرٹریٹ کی طرف بڑھے انہوں نے پولیس کو نصف گھنٹے یا اس سے زائد تک مصروف رکھا۔ اور بڑی مشکل سے منتشر ہوئے۔ پورے دن چھوٹے چھوٹے جلوس آتے رہے۔ اور نظم و نسق کے لئے ایک مسئلہ پیدا کر دیا۔ سوار کے چھوٹے چھوٹے جتھوں کے ساتھ لفنگے اور شہدے مل گئے۔ سول سپلائی پیش کرنے والے دوکانداروں کو دوکانیں بند کرنے پر مجبور کر دیا ایک جلوس میں جو سب سے بڑا تھا ہجوم چیرنگ کراس کی طرف بڑھا۔ تو مال کی تمام دوکانیں بند کر دی گئیں۔ ٹریفک رک گئی۔ اور قانون پسند شہری دوکانیں اور گھر بند کر کے بیٹھ گئے۔ یہ مجمع زیادہ لفنگوں اور شرارت پسندوں پر مشتمل تھا۔ جیسا کہ میں اپنے تحریری بیان میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں۔ ان کے مذہبی جذبات بڑے بلند آہنگ تھے۔ اس سے میری مراد یہ ہے کہ وہ چلا چلا کر کلمہ پڑھ رہے اور تکبیر بلند کر رہے تھے۔

۵ ار مارچ ۱۹۵۳ء

اس تاریخ کو کم از کم چار جلوس نکالے گئے۔ ان میں سے دو کافی بڑے تھے پہلا بیرون دہلی دروازہ سے نکالا گیا مولوی احمد علی اور ۳۲ دیگر افراد گرفتار کر لئے گئے۔ مجمع مشتعل اور غضبناک تھا۔ اور انہوں نے پولیس کی ایک گاڑی کو نقصان پہنچا دیا تھا۔ دوسرے جلوس سے ۲۹ افراد گرفتار کئے گئے۔ چھوٹے چھوٹے جلوس شہر میں نکالے گئے۔ آخر میں سہ پہر کو ایک بڑا جلوس دہلی دروازہ سے نکالا گیا۔ اس میں راستے میں غنڈے شامل ہو گئے اور جلوس کے شرکاء کی تعداد خطرناک حد تک زیادہ ہو گئی اور اس نے ایک ایسے مجمع کی شکل اختیار کر لی جو قانون شکنی پر کمربستہ ہو۔ دوکانیں دوبارہ بند کر دی گئیں کاروبار بالکل رک گیا۔ ٹریفک بند ہو گئی۔ اور قانون پسند شہری اپنی جان کے ڈر سے لرزنے لگے۔

۲۔ مارچ کو دفعہ ۱۴۴ تعزیرات پاکستان نافذ کی گئی۔ اس کے نفاذ کے اسباب ہوم سیکرٹری نے ۶ مارچ کو مرکز کے نام ایک تار میں بیان کئے جس میں اس ہفتے کے واقعات بیان کئے گئے۔ تار میں کہا گیا ۲ مارچ کو تحریک چلانے والوں نے جلوس نکالے جو چیرنگ کراس پر جا کر جمع ہوئے۔ اصل جلوس کی قیادت زمیندار کے مولانا اختر علی خان نے کی۔ جن کے خلاف اس سے قبل پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت نظر بندی کا حکم جاری کیا جا چکا تھا۔ لیکن انہوں نے زیادہ تر وقت مسجد وزیر خان میں گذارا تھا۔ اس لئے گرفتار نہیں کیا جا سکا تھا۔ مظاہرین بڑی ہنگامہ آرائی کر رہے تھے۔ اور انہوں نے خطرناک شکل اختیار کر لی تھی۔ انہوں نے پولیس کے حصار کو توڑ ڈالا۔ اور انہیں پیچھے ہٹانے کے لئے ہلکا سا لاٹھی چارج کیا گیا بہت سے لوگوں نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا آخر میں جب مجمع پیچھے ہٹ گیا۔ تو بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے شیزان ریسٹوران پر پتھر پھینکے۔ جو ایک احمدی کی ملکیت ہے۔ لیکن اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اس لئے شہر کے متاثرہ علاقوں میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے جلوس نکالنے کی ممانعت کا فیصلہ کیا گیا۔

۲۔ مارچ اور اس سے پہلے کے دو دنوں کے درمیان یہ فرق معلوم ہوتا ہے کہ ۲ مارچ کو چیرنگ کراس پر جہاں سول افسر منتظر کھڑے تھے۔ لاقانونیت کا زیادہ مظاہرہ کیا گیا۔ اس وقت تک بظاہر جلوس وہاں پہنچ کر منتشر ہو جاتے تھے۔ لیکن جیسا کہ مسٹر قربان علی خان کسی جگہ کہہ چکے تھے۔ ایک لاقانونیت سے دوسری لاقانونیت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس شرافت کی بنا پر جس کا جلوسوں نے اس سے پہلے کے دو مواقع پر مظاہرہ کیا تھا۔ ذمہ داروں نے ان واقعات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا جو چیرنگ کراس پر پیش آئے تھے۔ لیکن ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس سے پہلے دو دن صورت حال کے متعلق صرف اس لئے نرمی کا ثبوت دیا گیا کہ کسی ایک جگہ پر جلوسوں نے بہت زیادہ ہنگامہ آرائی نہیں کی قطع نظر اس حقیقت سے کہ یہ نظم و نسق کے لئے کافی تشویش پیدا کر دیتے تھے۔

متعلقہ افسروں میں سب سے زیادہ پُر امید ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر اعجاز حسین تھے۔ اور اگر ہم خود ۲۶ مارچ کو لاہور میں نہ بیٹھے ہوتے تو ہم ان کے بیانات کو پڑھنے کے بعد یہ یقین کر لیتے کہ گویا ۲ مارچ تک لاہور اصل نافذ نہ ہوتا۔ انہیں ۲۷ فروری کی گرفتاریوں کے بعد انہیں گڑبڑ کی امید نہ تھی۔ اور چونکہ ۲۸ فروری کا بہت کم اندازہ معلوم دیتا ہے ہم ان سے مندرجہ ذیل سوالات پوچھتے ہیں۔ میں یہاں یہ سوالات اور ان کے جوابات دونوں کو درج کرتا ہوں۔ کیونکہ وہ بذات خود اس کی بہترین تفصیل ہیں۔

س:۔ آپ نے سوچا تھا کہ گرفتاریوں کے بعد کوئی احتجاج کوئی ہڑتال، کوئی جلسۂ عام کوئی جلوس یا غنڈہ گردی نہیں ہو گی؟

ج:۔ جی ہاں۔

س:۔ کیا اسی وجہ سے آپ نے دفعہ ۱۴۴ کے تحت حکم نہ دیا؟

ج:۔ اصل وجہ یہ ہے کہ مجھے دفعہ ۱۴۴ نافذ نہ کرنے کی تلقین کی گئی تھی۔ سب سے پہلے اس پر ۲ مارچ کو غور کیا گیا۔ اگر میں اس سے پہلے حکم دیتا۔ تو اس سے شہری آزادی پر پابندی لگ جاتی۔

اگر آپ اس کے متعلق سوچیں۔ تو ایک جواب نہیں ہے۔ اس کا مطلب پہلے تو یہ ہے۔ اگر کوئی انہیں کہتا تو وہ ۲۸ فروری کو دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دیتے۔ دوسرے اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ کسی نے ۲ مارچ تک اس کے متعلق سوچا ہی نہیں۔ تیسرے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر غنڈہ گردی کی توقع تھی۔ تو شہری آزادی کے مفاد کے لئے اس کے نتیجہ میں پیدا شدہ لاقانونیت برداشت کی جاتی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ تعزیرات پاکستان کو آزادی اور لاسنس کے درمیان ابہام کی تعریف کرنی چاہیئے۔

س:۔ اگر حکومت تحریک چلانے والوں کو گرفتار کرنے کا فیصلہ کرے تو تحریک کے حق میں مظاہروں کو بند کرنے کے لئے آپ کو کوئی گڑبڑ نظر آتی ہے۔

ج:۔ اس کا انحصار حالات پر ہے۔ اگر مقبول لیڈر گرفتار ہو جائیں۔ تو اس کا ردعمل ہو سکتا ہے لیکن اگر غیر معروف لوگ گرفتار ہوں تو ہو سکتا ہے۔ اس کا کوئی ردعمل بھی نہ ہو۔

جو لوگ گرفتار ہوئے۔ وہ ان کے نزدیک معروف نہیں تھے۔ خیال یہ ہے۔ کہ جو کچھ ہونا ہو گا۔ وہ کراچی میں ہو گا۔ ہم یہ سمجھتے ہیں اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کچھ دوہی تھیلیوں سے بلی کا چہرہ دکھا دیا جائے پنجاب کی انتظامیہ پُر امید تھی کہ رہنماؤں کا رُخ کراچی کی طرف ہو گا۔ کیونکہ پنجاب پہلے ہندوستان اور اب پاکستان کا بازو ہے شمشیرزن ہونے کی وجہ سے دنگر وٹ مہیا کرتا ہے۔

گڑبڑ کا مرکز

مسٹر اعجاز حسین تسلیم کرتے ہیں کہ ۲۸ فروری کو کم از کم انہیں یہ علم ہو گیا۔ کہ لاہور بھی گڑبڑ کا مرکز بن جائے گا۔ اگرچہ اس وقت انہیں یہ بھی پتہ چلا۔ کہ مظاہرین کے ساتھ زیادہ لوگ نہیں ہوں گے۔ کیونکہ ۲۸ کو پہلے جلسے میں بہت کم لوگوں نے شرکت کی۔ اس کی ڈیلی۔ ایس۔ پی کے اندازے سے مطابقت معلوم نہیں دیتی۔ لیکن جہاں تک ۲۸ فروری سے پہلے کا تعلق ہے۔ اگر مسٹر اعجاز حسین اپنے حافظے پر زور دیں۔ تو انہوں نے اپنی پندرہ روزہ رپورٹ میں تسلیم کیا تھا۔ کہ دھواں دھار تقریروں نے عوام کو مشتعل کیا تھا۔ یہ رپورٹ فروری کے شروع میں پیش کی گئی تھی۔ جب انہوں نے حکومت سے کہا تھا۔ کہ صورت حال میں تھوڑی سی خرابی کی صورت میں بھی امن و امان برقرار رکھنے کے لئے زبردست کارروائی کرنی چاہیئے۔ اس قسم کے ریمارک کا اظہار عام طور پر خفیہ ڈائریوں میں کیا ہے۔ تاکہ حکومت کو یہ بتایا جا سکے۔ کہ کس طرح صورت حال کا مقابلہ کیا جا رہا ہے۔ لیکن مسٹر اعجاز حسین اب مانتے ہیں۔ کہ یہ صحیح صورت حال تھی۔ نتیجے کے طور پر یہ سمجھ لیا جائے گا۔ کہ جو کچھ ۲۸ فروری اور یکم مارچ کو صرف ایک ایک جلوس نکلا تھا۔ اور ان سے ہر ایک میں تین یا چار سو آدمی ہوں گے۔ پھر انہیں ان کی اس خفیہ رپورٹ کا کہا گیا جو انہوں نے فروری کے آخر میں بھجوائی تھی۔ اور جس کے مطابق لوگوں کی تعداد چھ ہزار تھی۔ لیکن یہ صرف ان لوگوں کا ایک زبانی اندازہ تھا جو وہاں اکٹھے ہوئے تھے۔ موجودہ اندازہ تحریری تھا۔ آخر کار جلوس اس کا کوئی نہیں ہے ایک جگہ پر جتنے لوگ اکٹھے ہو جائیں۔

نتیجے کے طور پر یہ کہنا بہتر ہوگا۔ کہ ان کا موجودہ اندازہ وقت گذر جانے کی وجہ سے غلط ہو۔ لیکن تحریری بیان دکھانے کے بعد جلوس کے افراد کی تعداد کے متعلق انہوں نے تسلیم کیا۔ کہ یکم مارچ کو وہ پانچ اور آٹھ سو کے درمیان ہونگے۔ لیکن وہاں ایک ہی بڑا جلوس تھا ..... یہ حقیقت کہ ۳۰۰ افراد گرفتار ہوئے ہیں۔ خراب صورت حال کی کوئی غمازی نہیں کرتی۔

لیکن ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ثبوت پر متواتر تختہ چینی اور اس کی سچائی کو ٹیسٹ کرنے کے لئے سر لائن پر ٹھہرنا بذات خود بری صورت حال پیدا کرتا ہے۔ ہمیں اس قسم کی رکاوٹوں کی عادت نہیں ہے ہمیں اس سے کوئی خوشی نہیں ہوتی ہے۔

احرار کے وکیل مسٹر مظہر علی اظہر نے یہ سمجھتے ہوئے۔ کہ ایک جلوس کو اگر بڑا ہونے سے پہلے روک دیا جائے۔ تو اس سے کوئی خاص لاقانونیت نہیں ہوتی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے سوال کیا گیا۔ کہ جو جلوس اکبری دروازے جلسے کے بعد نکالا گیا۔ اسے مسجد کی طرف کیوں جانے دیا گیا۔ اس کا جواب یہ تھا۔ کہ معصوم لوگوں کو اس سے قبل کہ وہ قانون کی خلاف ورزی کریں۔ گرفتار کرنے کا اس وقت تک کوئی جواز نہیں تھا۔ ہم سمجھتے ہیں حفاظتی تدابیر ایک ایسی چیز ہے۔ جسے قانون کی خلاف ورزی سے پہلے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے لئے اس کا مطلب جاننا زیادہ ضروری ہے۔ لیکن قانون توڑنے والے کے لئے "شہری آزادی" اور "سابقہ معصومیت" کے متعلق سوچنا اس کے اہم فرائض میں شدید وجہ بن جائے گا۔ جب ان سے پوچھا گیا۔ کہ بعد میں جلوس سے ۳۰ آدمیوں کو گرفتار کیوں کیا گیا۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ انہوں نے ٹریفک کو درہم برہم کر دیا تھا۔ اور وہ امن کو توڑنے کا تہیہ کر چکے تھے۔ انہوں نے یہ اپنے تحریری بیان میں نہیں لکھا تھا۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ کوئی قابل ذکر بات نہ تھی۔ کہ ان کو اس لئے گرفتار کیا۔ کہ وہ امن کو توڑنے کا تہیہ کر چکے تھے۔

۲ر مارچ کے واقعات

۲ر مارچ کے واقعات کے متعلق انہوں نے تحریری بیان میں اس بات کو قابل ذکر سمجھا۔ کہ جلوس کے افراد تشدد کی طرف مائل تھے۔ لیکن اگر یکم مارچ کا جلوس "قانون شکنی" کا تہیہ کر چکا تھا۔ تو وہ نوعیت میں ۲ر مارچ کے جلوس سے مختلف نہ تھا اور یہ سوچنے کی وجہ موجود ہیں۔ کہ اس سے قبل دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے لئے حالات موجود تھے۔

ڈی۔آئی۔جی کی وضاحت

مسٹر انور علی نے کہا۔ افسروں کی رائے یہ تھی۔ کہ اگر جلوس نکالنے کی اجازت تھی اگرچہ یہ غیر متوقع نہیں تھا۔ کہ وہ تشدد پر اتر آئیں گے۔ تو کچھ وقت کے لئے دفعہ ۱۴۴ کو استعمال کرنے کے لئے کوئی فوری ضرورت پیش نہ آئی۔ یہ رائے بعض لحاظ سے میر نور احمدؐ سے مطابقت رکھتی ہے۔ کہ اخبارات کے خلاف اس وقت تک کارروائی روک دی جائے جب تک کہ اس کے رویے سے قانون شکنی پیدا ہو۔ ہماری رائے میں یہ کوئی حفاظتی تدابیر کے متعلق ٹھوس نظریہ نہیں ہے۔ ان سے پوچھا گیا۔ کہ انہوں نے جلوسوں پر پابندی کیوں نہیں لگائی۔ مسٹر انور علی نے ایک ٹیکنیکل جواب دیا۔ کہ یہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا کام ہے۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ لاہور میں جلوس اکثر نکلتے تھے۔ لیکن ان پر شدید سوچ بچار نہ کرنا پڑی۔ ان سے مزید پوچھا گیا۔ کہ اگر جلوسوں پر شروع ہی سے پابندی لگا دی جاتی۔ تو کیا اس سے کوئی فرق پڑتا۔ انہوں نے کہا۔ پیدا شدہ صورت حال کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ تحریک مناسب قیادت کے تحت نہیں چلائی جا رہی تھی۔ یہ غیر ذمہ دار لوگوں کے ہاتھ میں تھی۔ اس لئے یہ پیشگوئی کرنا مشکل تھا۔ کہ وہ کیا صورت اختیار کرتی ہے۔ ہم نے یہ سوچا ہوتا۔ کہ گھبرانے کی اور بھی ضرورت تھی۔ اگر لیڈر بھی غیر ذمہ دار لوگ تھے۔

ایس۔ایس پی کی رائے

جب مرزا نعیم الدین ایس۔ایس۔پی کو مسٹر انور علی اور مسٹر اعجاز حسین کا تحریری بیان دکھایا گیا۔ کہ یکم مارچ کا جلوس پُرامن تھا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ یہ خیال درست نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان میں سے کم از کم ایک جلوس نے پولیس کے ٹرک کو توڑ دیا۔ لیکن ان کا خیال یہ تھا۔ کہ اگر دفعہ ۱۴۴ پہلے بھی نافذ کر دی جاتی۔ تو اس سے کوئی فرق نہ پڑتا۔ کیونکہ جب اسے نافذ کیا گیا۔ تو پھر بھی اس کی خلاف ورزی ہوئی۔ جب ان سے پوچھا گیا۔ کہ کیا یہ صحیح صورت حال ہے۔ کہ جب کارروائی کرنے میں دیر ہو جائے۔ لوگ یہ سوچنا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ لاکھوں نے کارروائی کرنے کا حق چھوڑ دیا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ اس سلسلے میں معاملہ پر غور کرتے ہوئے وہ اب سمجھتے ہیں۔ کہ اگر پابندی کا حکم ۲۸ فروری کو پاس ہو جاتا۔ تو لوگ یہ سمجھتے کہ حکومت اپنے فرض کے متعلق سنجیدہ ہے۔ ہم اس کے قائل ہیں۔ کہ ہم نے مرزا نعیم الدین کو جو تجویز کیا۔ اس میں کوئی

طاقت تھی۔ ہم صرف ہجوم کی نفسیات پر ہی انحصار نہیں کر رہے۔ یہ انسانی ذہن کا ایک عام طریقہ ہے۔ کارروائی میں تاخیر کا مطلب یہ ہے۔ کہ کارروائی میں سستی دکھائی گئی۔ اس کے علاوہ یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ جس قسم کے حالات سے ہم نپٹ رہے ہیں۔ جب تک آپ کارروائی کرنے کا فیصلہ کریں دوسری پارٹی اسے اس حد تک تشکیل کر چکی ہوتی ہے کہ جس سے نتائج واضح ہو جاتے ہیں۔ آخری بات یہ ہے۔ کہ ملتان فائرنگ کی رپورٹ میں بھی اس واضح حقیقت پر زور دیا گیا ہے۔ اگر حکام کی رائے ہو۔ کہ دفعہ ۱۴۴ کے تحت عمل ضروری ہو۔ اور اس قسم کا حکم نافذ کیا جائے۔ تو پھر اس کی نافرمانی میں ناکامی ٹھوس انتظامیہ کا ثبوت نہیں۔ اور جلد یا دیر میں اس کا یقینی نتیجہ تباہی ہوگا جیسا کہ ۱۹ر جولائی کی صبح کے متعلق تھا۔

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

اگر دفعہ ۱۴۴ کے تحت حکم ضروری تھا۔ تو اس قسم کا حکم پاس کرنا کس کا کام تھا۔ دوسرے اضلاع میں واضح طور پر یہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا فرض تھا۔ اور یہ سیدھا سا قانون ہے عام طور پر وہ ایس۔پی سے مشورہ بھی کرتے ہیں۔ لیکن لاہور میں انسپکٹر جنرل پولیس بھی ہے۔ جو اندرونی تحفظ کا ذمہ دار ہے۔ ہوم سیکرٹری ہے۔ چیف سکرٹری ہے۔ امن و ضبط کا انچارج وزیر ہے۔ جس کی موجودگی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ایسی خودبخود کام کرنے والی فرمانبردار مشین بنا سکتی ہے۔ جو اپنی جیب میں اس وقت ایک کٹا ہوا اور خشک حکم لائے۔ جب وہ کانفرنس میں شرکت کرتا ہے اگر ضرورت ہو۔ تو اس پر باہر نکال کر دستخط کر دیئے جاتے ہیں۔ اور اگر ضرورت نہ ہو۔ تو اسے جیب میں ہی رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کہتے ہیں۔ جب میں یکم مارچ کو افسروں کے اجلاس میں گیا۔ تو میں اپنے ساتھ دفعہ ۱۴۴ کا صرف مسودہ لیکر گیا۔ اس لئے نہیں کہ میں اس کا نافذ کرنا ضروری سمجھتا تھا۔ بلکہ اس لئے کہ میں نے سوچا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ اس کا وہاں کوئی موقع پیدا ہو جائے۔" دوسرے الفاظ میں وہ خود یہ نہیں سمجھتے تھے۔ کہ اس کے لئے کوئی موقع ہے۔ لیکن اگر کوئی اس کے نفاذ کے متعلق کہے۔ تو وہ ایسا کر دیں گے۔

"دفعہ ۱۴۴ کا ذکر کیا گیا۔ لیکن میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ ذکر کس نے کیا۔ میرے ذہن میں ایک چیز واضح تھی۔ کہ لاہور کے ہنگامی فسادات کی سکیم کے تحت پولیس مجھے دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے متعلق کہتی۔ ۲ر مارچ کو پولیس نے مجھے نہیں کہا۔ لیکن میں نے اسے اپنے ایما پر ہی کیا۔ میں نے اسے اجلاس کے سامنے رکھا

اور ان سب نے ہاں کر دی۔"۔

لیکن یہ درست نہیں ہے۔ اگر وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ پر ۲ تاریخ کو ۸ بجے شام ہونے والے اجلاس کا ریکارڈ پڑھیں۔ (دستاویز ڈی۔ای ۳۰۵) جس میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی شامل تھا، تو آپ ہم سے اتفاق کریں گے"۔ آئی۔جی اور ہوم سیکرٹری جنہوں نے چیئرنگ کراس پر واقعات کو دیکھا تھا۔ نے صورت حال کے متعلق بتایا تھا۔ آئی جی نے اندرون شہر کے علاوہ لاہور میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کی تجویز کی تھی۔ اس نظریے کی حمایت سب نے کی۔ اور دفعہ ۱۴۴ نافذ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

(باقی)

گمشدہ کی تلاش

ایک لڑکا مسمی جمیل ولد ذکریا عمر ۱۰ سال قد ۳½ فٹ۔ رنگ سفید۔ گول منہ۔ دھاری دار قمیص۔ اور سفید شلوار ننگے پاؤں اور ننگے سر ۳ جون سے گوال منڈی سے گم ہے جس صاحب کو ملے۔ وہ ذیل کے پتہ میں بھیج کر ثواب حاصل کریں

حامد علی حجام اندرون بھاٹی گیٹ بازار حکیماں

کمیونزم اور مغرب کا جمہوری نظام

(بقیہ صفحہ ۵)

نقطہ نظر کو زیادہ سے زیادہ ملحوظ رکھنے اور اس کے لئے گنجائش نکالنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اس کے باوجود مصالحت کی بیل منڈھے نہ چڑھ سکی۔

اس صاف اور واضح صورت حال کے باوجود ہمارے درمیان خوش فہم حضرات کی کمی نہیں ہے۔ اور چاروناچار اس حقیقت کا اظہار کرنا ہی پڑتا ہے۔ کہ ان خوش فہم حضرات میں سرفہرست مسٹر ونسٹن چرچل کا نام نامی ہے۔ سٹالن کی وفات کے معاً بعد مسٹر چرچل متوقع تبدیلیوں کے بارے میں بہت پُر امید نظر آتے تھے۔ گو اس امر کا آج تک علم نہیں ہو سکا۔ کہ ان کی خوش فہمی کی بنیاد کیا تھی۔ بہرحال اگرچہ اب ان کے جوش وخروش میں کسی قدر کمی آ گئی ہے۔ تاہم اب بھی وہ اس بارے میں جب کبھی لب کشائی فرماتے ہیں تو اس سے یہی مترشح ہوتا ہے کہ وہ تاحال پُر امید ہیں۔

حال ہی میں انہوں نے اوٹاوا میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کچھ فقرے ایسے کہے تھے جن سے اُن کے انداز فکر پر بہت کچھ روشنی پڑتی ہے۔ انہوں نے کہا:-

”دنیا میں دو مختلف نظریات بیک وقت پھل پھول سکتے ہیں۔ جہاں تک ان کے باہمی ٹکراؤ کا سوال ہے۔ تشدد سے اصلاح کی صورت تو نکل سکتی ہے۔ لیکن اگر قوت استعمال کرنے سے دنیا کی یکسر تباہی لازم آتی ہو تو ایسی صورت میں میں قوت کے استعمال پر معترض ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا“

ظاہر ہے کہ ان کے دماغ پر جو چیز غالب ہے وہ ہائیڈروجن بم کی لامتناہی قوت ہے۔ قبل اس کے کہ اس عظیم قوت کے استعمال کا موقع پیدا ہو۔ وہ اسے روکنے کی ہر ممکن کوشش کرگذرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ خواہ اس میں کامیابی کی اُمید صفر کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔ یہ رویہ بلاشبہ ہمدردی اور احترام کا مستحق ہے۔ تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس میں استدلال کو زیادہ ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ اس میں یہ امر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ کہ ”ہم کو ایک ساتھ زندہ رہنا ہے“ کے فقرے میں ”ہم“ کا جو لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس میں صرف ہم ہی نہیں۔ بلکہ کمیونسٹ بھی شامل ہیں۔

ہتھیار ڈالنے کی روش

اگر کمیونسٹوں کی تمام تر کوشش یہ ہے۔ کہ ایک ساتھ زندہ رہنا محال سے محال تر ہو جائے۔ تو ایسی صورت میں مسٹر ونسٹن چرچل کی تمام مساعی بے نتیجہ رہیں گی۔ اور دوستی کے اظہار کی مسلسل کوشش کا اس کے سوا کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔ کہ مسٹر چرچل مراعات دیتے دیتے پیچھے ہٹتے چلے جائیں اور بالآخر اپنے موقف سے ہی دستبردار ہو بیٹھیں جب تمام قرائن یہ نشان دہی کر رہے ہیں۔ کہ دوستی کا پھیلایا ہوا ہاتھ خالی رہے گا۔ تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اپنے موقف پر ڈٹ جانے کا وقت آ پہنچا ہے۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ ہائیڈروجن بم کا خوف بری طرح سوار ہو۔ اور وہ کسی موقف پر جمنے کی نوبت ہی نہ آنے دے۔ اور آخری چارہ کار کے طور پر ہائیڈروجن بم سے بچنے کے لئے آدمی خود اپنی شکست تسلیم کرلے۔

ہرچند کہ عالمی جنگ کے امکان کو کلیتہً نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم قرائن کی رو سے غالب گمان یہی ہے کہ فی الحقیقت اس وقت اپنے موقف پر ڈٹ جانے سے براہ راست نتیجے کے طور پر عالمی جنگ رونما نہیں ہوگی۔ لینن نے خود کہا ہے۔

”جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ آیا یکایک انقلابی جدوجہد یا جنگ کا آغاز کرنا ممکن ہے یا نہیں۔ اس کا جواب اصل حالات اور ہماری انقلاب کے مفاد کو ملحوظ رکھ کر ہی دیا جا سکتا ہے“ اس سے ظاہر ہے کہ اگر کسی موقع پر جنگ لینن کے اپنے مفاد کے خلاف ہوتی تو وہ اس سے دستکش رہنے اور پیچھے ہٹنے میں کبھی دریغ نہیں کرتا۔ اسی طرح اس کے موجودہ جانشین بھی اگر انہیں لڑائی میں اپنا نقصان نظر آرہا ہو۔ جنگ کا خطر مول نہیں لیں گے۔

اندریں حالات ہم جس امکانی نتیجے پر پہنچتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ مغرب کے خود مختار ممالک کی آزادی کا برقرار رہنا ”پُر امن طور پر باہم زندہ رہنے“ کے اذکار میں مضمر نہیں ہے۔ بلکہ فی الحقیقت اس بات میں مضمر ہے۔ کہ کمیونسٹوں کے مقابلے میں زیادہ سے زیادہ قوت جمع کی جائے۔ تاکہ وہ بالواسطہ یا بلاواسطہ جارحیت کے اظہار سے رُکے رہیں۔ اس طرح اُن پر اچھی طرح واضح ہو جائے گا۔ کہ اگر انہوں نے خود اپنی روش سے مجبور کیا تو یقیناً ان کے خلاف طاقت استعمال کرنے سے گریز نہیں کیا جائے گا۔ (سٹیٹسمین ۵ رجولائی ۱۹۵۴ء)

بہاولپور میں گندم کی فراہمی

بغداد الجدید ۹ رجولائی۔ ریاست بہاولپور میں بیس ہزار من گیہوں فراہم کیا جا چکا ہے۔ یہ مقدار چندہ ہزار من کی مقررہ مقدار سے پانچ ہزار من زیادہ ہے۔

جاپان نے وسیع پیمانہ پر اسلحہ بندی شروع کردی

ٹوکیو ۹ رجولائی۔ جاپان نے وسیع پیمانہ پر اسلحہ بندی شروع کردی ہے۔ اس کا آغاز ایک لاکھ ۲۰ ہزار فوج سے کیا گیا ہے۔ یہ فوج بحری۔ بری اور فضائی بازوؤں میں تقسیم ہوگی۔ ڈیفنس بورڈ کے سیکرٹری توکاتو ردکمیا نے ایک بیان میں کہا کہ آزاد اور کمیونسٹ ممالک میں جو سرد جنگ جاری ہے جاپان اس کو نظر انداز نہیں کر سکتا ہند چینی میں جنگ کی جو حالت قائم ہے۔ اس کو بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ ننگے ہاتھوں سے امن قائم کرنا ممکن نہیں۔ صرف متحدہ دفاع کے ذریعہ حملہ آوروں سے محفوظ رہنا ممکن ہے۔ مذکورہ بالا فوج میں اسی سال دس ہزار کا اضافہ کر دیا جائے گا۔ ۵ سال میں جاپان کی فوجی طاقت ۲ لاکھ کے قریب ہو جائے گی۔ اس کے بحری بیڑے میں تباہ کن جہاز اور ہلکے کروزر شامل ہوں گے۔ اور اس کی فضائی فوج کے پاس جیٹ قسم کے جدید طیارے ہوں گے۔ امریکن ماہرین آئندہ مارچ تک ۹۰ جاپانیوں کو طیارہ چلانے کی تربیت دیں گے۔

تمام سیاسی پارٹیوں کو غیر قانونی قرار دینے کی تجویز

کراچی ۹ رجولائی۔ مسلم لیگ پارٹی کے ایک اجلاس میں مسٹر محمد عبدالقاسم خان (مشرقی بنگال) نے ایک ترمیم پیش کی۔ یہ ترمیم بنیادی اصولوں سے متعلق کمیٹی میں پیش کی گئی تھی۔

اس ترمیم میں کہا گیا ہے۔ کہ مسلم لیگ کے علاوہ کوئی دوسری پارٹی آئندہ ۲۱ برس تک کسی سیٹ کا انتخاب نہ لڑ سکے گی۔ ترمیم میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ انتخاب کے بعد اگر کوئی ممبر مسلم لیگ سے الگ ہوگا تو خود بخود وہ مجلس قانون ساز کی ممبری سے الگ ہو جائے گا۔ ابھی تک اس ترمیم پر بحث نہیں ہوئی ہے۔

فرانس ہند چینی میں مزید افواج بھیجیگا

پیرس ۹ رجولائی۔ وزیر اعظم فرانس مینڈیز فرانس نے نیشنل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مجھے اُمید ہے۔ کہ ہند چینی میں جنگ بندی کی گفتگو کامیاب رہے گی۔ اور میں عنقریب فرانسیسی وفد کے سربراہ کی حیثیت سے جنیوا چلا جاؤں گا۔ اگرچہ کوئی شخص یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا۔ کہ مذاکرات جنگ بندی کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن آثار سے جنگ بندی کی اُمید پیدا ہوتی ہے۔ مسٹر مینڈیز اتوار یا پیر کو روانہ ہو جائیں گے۔

مینڈیز فرانس نے کہا کہ اگر مذاکرات ناکام ہو گئے تو فرانس کو ہند چینی میں مزید افواج بھیجنی پڑیں گی میں آج اس کے لئے اختیارات حاصل نہیں کر رہا۔ لیکن مستعفی ہونے سے پہلے ضرور طلب کروں گا۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مینڈیز نے وزارت عظمی پر فائز ہونے کے بعد اعلان کیا تھا۔ کہ اگر ۲۰ رجولائی تک جنگ بند نہ ہوئی۔ تو میں مستعفی ہو جاؤں گا۔

برطانوی افواج دو سال کے اندر نہر سویز سے واپس چلی جائیں گی

قاہرہ ۹ رجولائی۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ برطانیہ نہر سویز کے متعلق آئندہ چند روز میں مصر کو نئی تجویز پیش کردے گا۔ یہ تجاویز آج کل برطانوی کابینہ میں زیر بحث ہیں مصر میں برطانوی سفارتخانہ کے ایک افسر نے مصری اخبارات کی اس خبر کی تردید کر دی۔ کہ ملکہ برطانیہ کا خاص قاصد نئی تجاویز لے کر قاہرہ آیا ہے مصری اخبارات نے لکھا ہے کہ برطانیہ کی نئی تجویز یہ ہے۔ کہ وہ دو سال کے اندر اپنی افواج کو نہر سویز سے واپس بلالے اور فوجی کارخانوں کی نگرانی غیر فوجی کاریگر کرتے رہیں تاکہ یا مشرق وسطیٰ کے دوسرے ممالک پر حملہ کی صورت میں برطانوی فوجیں نہر سویز کے اڈوں میں واپس آجائیں۔

چین ثابت کرے کہ وہ اقوام متحدہ کی رکنیت کی ذمہ داری پوری کرے گا

واشنگٹن ۹ رجولائی۔ صدر آئزن ہاور نے آج اپنی پریس کانفرنس میں کہا کہ وہ اقوام متحدہ میں کمیونسٹ چین کی شمولیت کے پوری طرح خلاف ہیں۔ چین حملہ آور ہے اقوام متحدہ نے اسے حملہ آور قرار دیا ہے۔ کمیونسٹ چین اقوام متحدہ کا مجرم ہے۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ اگر چین اقوام متحدہ میں شامل ہو [illegible]۔ تو کیا امریکہ اس ادارہ کا بائیکاٹ کردے گا۔

انہوں نے کہا۔ کہ اس مسئلہ پر امریکہ کے نقطہ نظر سے بڑے غور وفکر کی ضرورت ہے۔ سوچنا یہ ہے۔ کہ امریکہ اپنے عوام کی اور دنیا بھر کی خدمت اقوام متحدہ میں رہ کر آسانی سے کر سکتا ہے۔ یا اقوام متحدہ سے الگ ہو کر۔

انہوں نے کہا۔ کہ قبل اس کے کہ چین کی اقوام متحدہ میں شمولیت کے متعلق میں اپنا نقطہ نظر بدلوں۔ چین کو ثابت کرنا ہوگا۔ کہ وہ ان اخلاقی ذمہ داریوں کو پورا کرے گا۔ جو اقوام متحدہ کے اراکین پر عائد ہوتی ہیں۔